



Sociology & Cultural Research Review (SCRR)

Available Online: <https://scrrjournal.com>

Print ISSN: [3007-3103](#) Online ISSN: [3007-3111](#)

Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](#)



Youth Generation and Distancing from Hadith: A Principled Review of Causes and Remedies

نوجوان نسل اور حدیث سے دوری: اسباب و تدارک کا اصولی جائزہ

Dr. Muhammad Fakhar ud Din

Lecturer, Department of Islamic Studies and Research. UST, Bannu

fakhar.08@gmail.com

Abstract

The other primary source of guidance following the Holy Quran is the Prophet Hadith (Sunnah) which plays a fundamental role in the Islamic life. It gives elaborate explanations on Quranic injunctions, it is a practical guide to individual and social behavior and it is at its centre that the younger generation is molded morally and intellectually. But in modern Pakistan, there has cropped up as an acute socio-educational and moral crisis a growing disconnectedness of Muslim youth with Hadith. This paper is a systematic and analytical review of the phenomenon, its different facets, underlying causes, and the far-reaching negative effects of the phenomenon. The research points to several layers of disconnection: intellectual (doubt and lack of confidence in the authenticity of Hadith because of western secularism, Orientalist critics, and spread of skepticism by social media), practical (lack of attention to Sunnah in day-to-day moral life, worship, and transactions in the face of materialism and worldly activities), and educational (shallow or non-existent Hadith education in contemporary Other predisposing factors are the lack of traditional Islamic setting at home and in the society, the replacement of prophetic companions as role models by digital influencers, and the overall view that religion, and Hadith, is challenging or irrelevant in contemporary life. The outcomes are frightening: a decrease in morals and the weakening of character, the worship of rituals with the lack of inner devotion, and the increased number of family conflicts, disintegration of society, and social instability. The article provides principled remedies and practical recommendations to deal with this crisis. These involve learning and teaching Hadith in easy, modern forms with the incorporation of modern challenges; consultation with authentic scholars; offering scholarly and wise responses to questions; forming youthful-oriented Hadith learning groups; producing abridged and catchy Hadith materials on the internet; and portraying the Seerah (life) of the Prophet ﷺ as a role model. It focuses on the common roles of schools (curriculum reform), mosques and religious centers (young-oriented programs), and parents (real-life training at home). When taken with coordination and good intentions, such measures can close the gap, bring youths back into Sunnah, and create a well-balanced generation that is ethically oriented and can make a difference in Pakistan and the Muslim Ummah at large.

Keywords: Hadith disconnection, Muslim youth, Pakistan, causes of distancing from Sunnah, moral decline, educational reform, digital Hadith content, Prophetic role models, youth training, Islamic revival

تمہید

حدیث نبوی ﷺ اسلامی زندگی کا بنیادی ستون ہے جو قرآن مجید کے بعد دومرا منبع شرع اور عملی رہنمائی کا درجہ رکھتی ہے۔ قرآن کی مجمل تعلیمات کو تفصیلاً بیان کرنے، احکامات کی تشریح کرنے اور نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کو عملی نمونہ بنانے میں حدیث کا کردار ناقابل انکار ہے۔ اسلامی فقہ، اخلاقیات، معاشرت اور فردی اصلاح کے ہر شعبے میں حدیث نہ صرف قانون کا ماخذ بلکہ کردار سازی کی زندہ مثال بھی ہے۔ جدید دور میں بھی جب مسلمان معاشرے مادی ترقی اور سائنسی ترقی کے ساتھ اخلاقی بحران کا شکار

ہیں تو حدیث ہی وہ روشنی ہے جو فرد اور معاشرے کو توازن بخشتی ہے۔ تبسم (2024) نے اپنے تحقیقی جائزے میں واضح کیا ہے کہ معاصر اسلامی سکول سسٹم میں قرآن و سنت کی روشنی میں نصاب کی تشکیل ہی سے طلبہ میں اخلاقی اور فکری استحکام پیدا ہوتا ہے، ورنہ صرف مادی علوم کی تعلیم سے نسل نو غیر متوازن ہو جاتی ہے۔ نوجوان نسل کی فکری اور عملی تشکیل میں سنت نبوی ﷺ کا کردار مرکزی اور جامع ہے۔ سنت نہ صرف عقائد کی تصحیح کرتی ہے بلکہ روزمرہ زندگی کے چھوٹے بڑے معاملات میں اخلاقی ضابطے، وقت کے ضائع نہ ہونے، خلوص نیت، صبر، ہمدردی اور قیادت کی صلاحیتوں کو پروان چڑھاتی ہے۔ نوجوان جو عمر نشوونما کا مرحلہ طے کر رہے ہوتے ہیں، ان کے لیے نبی ﷺ کی سیرت ایک مکمل ماڈل ہے جو انہیں ماڈرنیت، خود غرضی اور انتشار سے بچاتی ہے۔ رفیع (2022) نے اپنے مضمون میں بچوں کی ابتدائی تربیت پر زور دیتے ہوئے حدیث مبارکہ کا حوالہ دیا ہے کہ ماں باپ ماتحتوں کے ذمہ دار ہیں اور گھر بیلو ماحول ہی سے بچے کی ذہنی اور اخلاقی نشوونما ہوتی ہے۔ سوشل میڈیا اور مغربی ثقافت کے غلبے کے باوجود سنت کی پیروی نوجوان کو ذہنی سکون، سماجی ذمہ داری اور قومی تعمیر کا شعور دیتی ہے۔

جدید دور میں حدیث سے دوری ایک اہم سماجی اور تعلیمی بحران بن چکا ہے جو پاکستان سمیت مسلمان ممالک میں نوجوان نسل کی فکری بے راہ روی کا سبب بن رہا ہے۔ سوشل میڈیا، سیکولر تعلیمی نظام، کیریئرزم اور مغربی افکار کی یلغار نے حدیث کو صرف روایتی کتاب سمجھنے کا تاثر پیدا کر دیا ہے۔ نوجوان پارکوں، ریسٹورنٹس اور ڈیجیٹل سکرینوں میں وقت گزارتے ہیں جبکہ مسجد اور حدیث کی محفلیں خالی رہ جاتی ہیں۔ نواز (2025) نے انٹرنیٹ کے دور میں نوجوانوں کے اخلاقی بحران پر لکھتے ہوئے واضح کیا ہے کہ غلط معلومات، جعلی حدیثوں کی پروپیگنڈا اور دینی تعلیم کی کمی سے استہزیم اور شکوک کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ پاکستان میں پرائیویٹ یونیورسٹیوں کے طلبہ میں سائنس اور مذہب کے تضاد پر بحثیں عام ہیں جبکہ دینی تعلیم رسمی اور بے روح بن چکی ہے، جس سے نسل نو حدیث کو زندگی کا حصہ سمجھنے کے بجائے پرانا ماضی قرار دے رہی ہے۔ اس موضوع کی اہمیت اور تحقیقی ضرورت اس لیے انتہائی اہم ہے کہ پاکستان کی 68 فیصد آبادی نوجوان ہے جو قوم کی تقدیر کا تعین کرنے والا طبقہ ہے۔ اگر یہ نسل حدیث اور سنت سے دور رہی تو نہ صرف اخلاقی زوال بلکہ سماجی انتشار اور قومی بحران کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس لیے اسباب کی درست تشخیص اور تدارک کے لیے تحقیقی جائزہ ناگزیر ہے تاکہ تعلیمی نصاب، گھریلو تربیت اور سماجی ماحول کو سنت کے مطابق ڈھالا جاسکے۔ حالیہ مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ اگر نوجوانوں کو حدیث کی عملی اہمیت سمجھادی جائے تو وہ نہ صرف ذاتی اصلاح بلکہ معاشرتی اصلاح کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اسی لیے یہ موضوع صرف علمی بحث نہیں بلکہ امت مسلمہ کے مستقبل سے جڑا ایک فوری قومی اور دینی تقاضا ہے۔

حدیث نبوی ﷺ کا تعارف اور اہمیت

حدیث نبوی ﷺ کا مفہوم اور تعریف اسلامی علوم کا ایک بنیادی اور جامع باب ہے جو نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ سے منسوب اقوال، افعال اور تقریرات پر مشتمل ہے۔ لغوی طور پر حدیث کا مطلب ”کلام“ یا ”بات“ ہے، جبکہ اصطلاحی طور پر یہ وہ تمام روایات ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے قول، فعل یا تقریر سے متعلق ہوں۔ قولی حدیث وہ ہے جو نبی ﷺ کے ارشادات اور فرامین پر مشتمل ہو، جیسے اخلاقی، عقائدی اور احکامات سے متعلق بات چیت؛ فعلی حدیث آپ ﷺ کے عملی نمونے اور افعال کو بیان کرتی ہے جو امت کے لیے عملی رہنمائی کا ذریعہ بنتے ہیں؛ اور تقریری حدیث ان مواقع کو شامل کرتی ہے جب آپ ﷺ نے کسی فعل یا قول پر خاموشی اختیار کر کے اس کی توثیق فرمائی۔ یہ تینوں اقسام مل کر سنت نبوی ﷺ کی مکمل تصویر پیش کرتی ہیں جو قرآن مجید کے بعد دین کی دوسری بنیاد ہیں۔ ڈاکٹر نعیم انور نعمانی (2024) نے اپنے تحقیقی مضمون میں واضح کیا ہے کہ حدیث وحی غیر منلو کا حصہ ہے جو قرآن کی تفہیم اور عملی اطلاق کے لیے ناگزیر ہے، اور اس کی درجہ بندی (صحیح، حسن، ضعیف) کے ذریعے امت نے اسے حفاظت کیا ہے تاکہ نسل نو کو اصلاحی رہنمائی میسر آسکے۔ جدید دور میں جب نوجوان ڈیجیٹل مواد کی بھرمار میں گمراہ ہونے کا خطرہ لاحق ہے تو حدیث کی یہ تعریف انہیں نبی ﷺ کی سیرت طیبہ سے براہ راست جوڑتی ہے، جو نہ صرف تاریخی بلکہ زندہ اور عملی نمونہ ہے۔

قرآن مجید کے بعد حدیث کا مقام شریعت اسلامیہ میں مرکزی اور لازمی ہے کیونکہ قرآن میں بہت سے احکام اجمالاً بیان کیے گئے ہیں جن کی تفصیل، تشریح اور عملی صورت حدیث ہی فراہم کرتی ہے۔ قرآن توازن، عدل اور توحید کی کلیات بیان کرتا ہے جبکہ حدیث ان کلیات کو جزئیات میں تبدیل کر کے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات کی مکمل تفصیل دیتی ہے۔ مثال کے طور پر قرآن میں ”نماز قائم کرو“ کا حکم مجمل ہے مگر حدیث نے رکعات، اوقات، رکوع، سجود اور دیگر ارکان کی وضاحت فرمائی۔ اسی طرح معاملات میں سود، نکاح، طلاق اور وراثت کے احکام کی تشریح حدیث سے ملتی ہے۔ نعمانی (2024) نے قرآن کی نظر میں حدیث کی فضیلت پر لکھتے ہوئے واضح کیا ہے کہ سنت قرآن کی شارح ہے اور اس کا انکار قرآن کے انکار کے مترادف ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو قرآن کی تعلیم اور تمہین کا فریضہ سونپا تھا۔ جدید

پاکستانی معاشرے میں جہاں سیکولر تعلیم اور مغربی قوانین کے غلبے سے شریعت کی تفہیم کم ہو رہی ہے، حدیث ہی وہ پیل ہے جو قرآن کو زندہ اور عملی بناتی ہے اور امت کو فکری انتشار سے بچاتی ہے۔ یہ مقام نہ صرف فقہی بلکہ اخلاقی اور سماجی سطح پر بھی حدیث کو قرآن کا لازمی ساتھی بناتا ہے۔

نوجوان نسل کی زندگی میں حدیث نبوی ﷺ کی ضرورت اخلاقیات، عبادات اور معاملات کی رہنمائی کے لیے انتہائی اہم اور فوری ہے کیونکہ یہ عمر نشوونما، آزمائش اور انتخاب کا دور ہے جہاں غلط رجحانات نسل کو بے راہ روی کی طرف لے جاسکتے ہیں۔ اخلاق میں حدیث نوجوان کو سچائی، امانت، صبر، ہمدردی اور حسن اخلاق سکھاتی ہے؛ عبادات میں نماز، روزہ اور ذکر کی عملی کیفیت اور روح بیان کرتی ہے؛ جبکہ معاملات میں حلال رزق، تجارت کے اصول، خاندانی ذمہ داریاں اور سماجی انصاف کی رہنمائی کرتی ہے۔ مختار احمد قریشی (2025) نے جدید دور کے نوجوانوں کے لیے اسلامی رہنمائی پر لکھتے ہوئے فرمایا ہے کہ نبی ﷺ کی حدیث ”اللہ اس نوجوان سے محبت کرتا ہے جو اپنی جوانی اللہ کی راہ میں صرف کرے“ نوجوان کو مقصدیت، وقت کی قدر اور معاشرتی خدمت کی طرف لے جاتی ہے، جبکہ ڈاکٹر شفاقت علی البغدادی الازہری (2023) نے نوجوانوں کی اسلامی معاشرے میں اہمیت بیان کرتے ہوئے حدیث کے ذریعے تربیت کی مثالیں پیش کیں جن میں صحابہ کرامؓ کی جوانی میں قربانی اور اطاعت الہی شامل ہیں۔ پاکستان کے شہری نوجوان جو سوشل میڈیا، کیریئر ازم اور ماڈرنیت کے دباؤ میں گھرے ہیں، حدیث ہی انہیں ذہنی سکون، اخلاقی استحکام اور عبادات کی روح بخشتی ہے جو انہیں نہ صرف فردی بلکہ قومی تعمیر کا ذریعہ بناتی ہے۔ اس لیے حدیث کی ضرورت محض روایت نہیں بلکہ زندہ عمل اور نسل نو کی فکری بقا کا ضامن ہے۔

نوجوان نسل اور حدیث سے دوری کا مفہوم

نوجوان نسل اور حدیث سے دوری کا مفہوم ایک جامع فکری، عملی اور تعلیمی بحران ہے جو پاکستان سمیت مسلمان معاشروں میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔ یہ دوری محض روایتی کتابوں سے الگ ہونے کا معاملہ نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ کی سنت کو زندگی کے مرکزی حوالے سے ہٹانے کا عمل ہے، جس سے نسل نو کی اخلاقی، ذہنی اور سماجی تشکیل متاثر ہو رہی ہے۔ فکری دوری اس صورت میں ظاہر ہوتی ہے جب نوجوان حدیث پر اعتماد میں کمی یا شکوک کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جدید سوشل میڈیا، مغربی فلسفے اور سیکولر تعلیم کے زیر اثر بہت سے نوجوان حدیث کو تاریخی دستاویز سمجھنے لگتے ہیں بجائے اس کے کہ اسے وحی غیر منلو اور عملی رہنمائی کا منبع مانیں۔ شکوک اکثر جعلی احادیث کی بھرمار، تنقیدی مطالعات یا ماڈرن ترقی کے غلبے سے پیدا ہوتے ہیں، جس سے حدیث کی صداقت اور مطابقت پر سوال اٹھتے ہیں۔ نواز (2025) نے انٹرنیٹ کے دور میں نوجوانوں کے اخلاقی بحران پر اپنے جائزے میں واضح کیا ہے کہ غلط معلومات اور پروپیگنڈا سے نوجوان حدیث کو ”پرانا“ یا ”غیر سائنسی“ قرار دے کر اس سے فکری طور پر دور ہو رہے ہیں، جس کا نتیجہ عقائد میں بے یقینی اور اخلاقی بے راہ روی ہے۔ اسلام آباد اور لاہور کی یونیورسٹیوں میں طلبہ کے درمیان ہونے والی غیر رسمی گفتگوؤں سے پتہ چلتا ہے کہ سوشل میڈیا پر چلنے والی ”حدیث چینلجز“ یا تنقیدی پوسٹس نے بہت سے نوجوانوں کے ذہن میں شکوک پیدا کر دیے ہیں، جو فکری طور پر انہیں سنت سے الگ کر رہے ہیں۔

عملی دوری سنت نبوی ﷺ پر عمل سے غفلت کی شکل میں سامنے آتی ہے، جہاں نوجوان حدیث کو جاننے تو ہیں مگر اسے روزمرہ زندگی میں نافذ نہیں کرتے۔ اخلاقیات میں سچائی، امانت اور صبر جیسے اصولوں کی پیروی کم ہو رہی ہے، عبادات میں نماز اور روزے کی روح کے بجائے رسمی ادائیگی غالب ہے، اور معاملات میں حلال و حرام کی تمیز دھندلی پڑ رہی ہے۔ سوشل میڈیا، فیشن، کیریئر ازم اور ماڈرنیت کے دباؤ نے نوجوانوں کو ایسے طرز زندگی کی طرف دھکیل دیا ہے جو سنت کے مخالف ہے۔ حالیہ صورتحال میں لاہور اور کراچی کے شہری نوجوانوں میں رات گئے پارٹیوں، انٹرنیٹ ایڈکشن اور غیر ضروری خریداری کا رجحان بڑھا ہے جبکہ مسجد کی طرف رغبت کم ہوئی ہے۔ محمد وقاص رفیع (2022) نے نوجوان نسل کی تربیت پر لکھتے ہوئے اشارہ کیا ہے کہ گھریلو اور سماجی ماحول میں سنت کی عملی پیروی کی کمی سے بچے اور نوجوان بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں، خاص طور پر سوشل میڈیا کے بے لگام استعمال نے ان کی اخلاقی نشوونما کو متاثر کیا ہے۔ 2025-2026 کے دوران پاکستان میں نوجوانوں کی بڑی تعداد روزگار اور تعلیم کے دباؤ میں حدیث کی عملی اقدار جیسے وقت کی قدر، ہمسایہ کے حقوق اور سادگی کو نظر انداز کر رہی ہے، جو عملی دوری کی واضح مثال ہے۔

تعلیمی دوری حدیثی علوم سے عدم واقفیت کی صورت میں موجود ہے، جس میں نوجوان نہ صرف احادیث کے اسناد، درجہ بندی اور تفریح سے ناواقف ہیں بلکہ ان کے نصاب میں حدیث کا حصہ بھی بہت محدود دیا ہے۔ جدید پرائیویٹ سکولوں اور یونیورسٹیوں میں اسلامیات کی تعلیم رسمی اور امتحانی ہو چکی ہے، جبکہ حدیث کی گہری مطالعہ کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ نتیجتاً نوجوان حدیث کو صرف ”دینی سبق“ سمجھتے ہیں نہ کہ زندگی کا ضابطہ۔ حالیہ تعلیمی رپورٹس سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلے کی شرح کم ہونے کے ساتھ ساتھ دینی علوم کی طرف رغبت بھی کم ہو رہی ہے۔ مشفق احمد (2026) نے پاکستانی تعلیمی اداروں میں دین اور جدید علم کے انضمام کی ناکامی پر لکھتے ہوئے بتایا ہے کہ مدارس اور یونیورسٹیوں میں بھی حدیثی علوم کی گہرائی کی کمی سے نوجوان فکری طور پر غیر متوازن ہو رہے ہیں۔ اسلام آباد کی ایک بڑی یونیورسٹی میں 2025

کے سروے میں طلبہ نے اعتراف کیا کہ انہیں حدیث کی کتابیں پڑھنے کا موقع کم ملتا ہے اور ان کی جگہ سیکولر مضامین غالب ہیں، جس سے تعلیمی دوری بڑھ رہی ہے۔ یہ تینوں اقسام مل کر نوجوان نسل کو حدیث سے ایک مکمل علیحدگی کی طرف لے جا رہی ہیں، جو نہ صرف فردی بلکہ قومی سطح پر فکری اور اخلاقی زوال کا باعث بن رہی ہے۔

نوجوان نسل کی حدیث سے دوری کے فکری اسباب

نوجوان نسل کی حدیث سے دوری کے فکری اسباب میں سب سے نمایاں مغربی فکر اور سیکولر نظریات کا اثر ہے جو جدید تعلیمی نظام، میڈیا اور ثقافتی یلغار کے ذریعے نسل نو کے ذہنوں پر غالب آ رہا ہے۔ سیکولرزم مذہب کو نجی معاملہ قرار دے کر شریعت اور سنت کو اجتماعی زندگی سے الگ کر دیتا ہے، جس سے حدیث کو صرف تاریخی یا اخلاقی نصیحت سمجھا جانے لگتا ہے۔ مغربی فلسفہ کی عقلیت پسندی اور مادیت نے نوجوانوں کو یہ تاثر دیا کہ حدیث سائنسی دور میں غیر متعلق ہے، جس کے نتیجے میں عقائد اور احکام پر شکوک پیدا ہو رہے ہیں۔ پاکستان کی پرائیویٹ یونیورسٹیوں اور انگریزی میڈیم سکولوں میں تعلیم یافتہ نوجوان اکثر سیکولر اقدار کو جدیدیت کا مترادف سمجھتے ہیں اور حدیث کی پیروی کو پسماندگی قرار دیتے ہیں۔ طارق جان (2024) نے اپنی کتاب میں سیکولرزم کے مغالطوں کا جائزہ لیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ یہ نظریہ مسلمان معاشروں میں خدا فراموش طرز فکر کو فروغ دیتا ہے جو اسلامی اجتماعی نظام سے دوری کا باعث بنتا ہے، خاص طور پر نوجوان طبقے میں جو تعلیم اور کیریئر کے دباؤ میں مغربی ماڈلز کو اپنانے لگتے ہیں۔ اسلام آباد اور کراچی کی یونیورسٹیوں میں حالیہ غیر رسمی مباحث سے پتہ چلتا ہے کہ بہت سے طلبہ حدیث کو "پرانے قوانین" قرار دے کر اسے جدید اخلاقیات سے الگ کرتے ہیں، جو فکری طور پر سنت سے علیحدگی کو گہرا کر رہا ہے۔

سوشل میڈیا پر شکوک و شبہات کا پھیلاؤ نوجوان نسل کی حدیث سے دوری کا ایک اور طاقتور فکری سبب ہے، جہاں الگورتھم کی بنیاد پر جعلی احادیث، تنقیدی پوسٹس اور ڈرامائی مباحث مسلسل نوجوانوں کے فیڈ میں آتے رہتے ہیں۔ یوٹیوب، ٹک ٹاک اور انسٹاگرام پر "حدیث چیلنجز"، "مستشرقین کے اقتباسات اور سیکولر انفلوئنسرز کی ویڈیوز نے شکوک کو عام کر دیا ہے، جس سے نوجوان حدیث کی صداقت پر سوال اٹھانے لگتے ہیں۔ یہ پلیٹ فارمز آسان رسائی اور تیزی سے پھیلاؤ کی وجہ سے روایتی علماء کی جگہ لے رہے ہیں، مگر سیاق و سباق کی کمی اور half-knowledge سے فکری بے راہ روی بڑھ رہی ہے۔ بانو (2025) نے پاکستانی نوجوانوں پر یوٹیوب کے اسلامی مواد کے اثرات کا مطالعہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اگرچہ کچھ نوجوانوں میں مذہبی عقیدت بڑھتی ہے مگر بہت سے میں شکوک، انتہا پسندی یا حدیث سے دوری کا رجحان پیدا ہو رہا ہے، خاص طور پر جب الگورتھم تنازعات کو پروموت کرتے ہیں۔ لاہور اور اسلام آباد کے شہری نوجوانوں میں 2025-2026 کے دوران سوشل میڈیا ڈراموں اور آن لائن "refutations" نے حدیث کو "تنازع" بنا دیا ہے، جس سے عملی طور پر مسجد اور حدیث کی محفلوں سے دوری بڑھ گئی ہے۔

مستشرقین اور منکرین حدیث کے اعتراضات نوجوان نسل کی فکری دوری میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، کیونکہ ان کی تحریروں اور اقتباسات آج انٹرنیٹ کے ذریعے آسانی سے دستیاب ہیں۔ مستشرقین جیسے گولڈ زیہر وغیرہ نے حدیث کو انسانی ساخت اور غیر معتبر قرار دیا، جسے منکرین حدیث نے اپنایا اور قرآن کو تنہا حجت قرار دینے کی کوشش کی۔ یہ اعتراضات معجزات، اسناد اور تاریخی اعتبار پر حملہ آور ہیں، جو جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کے ذہن میں حدیث کو "غیر سائنسی" یا "پدر شاہانہ" بنا دیتے ہیں۔ امان اللہ (2026) نے مستشرقین کی حدیث پر تنقید کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ ان کے اعتراضات عقلیت اور مادیت پر مبنی ہیں جو مسلمان نوجوانوں کے فکری بحران کو بڑھا رہے ہیں، خاص طور پر جب یہ مواد سوشل میڈیا پر بغیر رد کے گردش کرتا ہے۔ پاکستان میں حالیہ برسوں میں ان اعتراضات کے ترجمے اور ویڈیوز نے یونیورسٹی طلبہ میں حدیث کی اہمیت پر شکوک پیدا کیے ہیں، جو فکری طور پر نسل کو سنت سے دور کر رہے ہیں اور اسلامی شناخت کو کمزور کر رہے ہیں۔

حدیث سے دوری کے تعلیمی و معاشرتی اسباب

نوجوان نسل کی حدیث سے دوری کے تعلیمی اسباب میں سب سے نمایاں نصاب تعلیم میں حدیث فہمی کی کمی ہے۔ پاکستان کے عصری تعلیمی نصاب میں اسلامیات کا مضمون اکثر رسمی، امتحانی اور سطحی سطح پر پڑھایا جاتا ہے، جہاں حدیث کی گہری فہم، اسناد کی اہمیت، تشریح اور عملی اطلاق کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ پرائیویٹ سکولوں اور یونیورسٹیوں میں تو اسلامیات کو اختیاری یا کم وزن والا مضمون بنا دیا گیا ہے، جبکہ سرکاری نصاب میں بھی حدیث کی کتابیں محدود اور بے روح ہو چکی ہیں۔ 2026 کے نیشنل کریکولم سمٹ میں نصاب کی اصلاح کی بات تو ہوئی مگر حدیث فہمی کو جدید تقاضوں کے ساتھ مربوط کرنے کی کوئی واضح حکمت عملی سامنے نہیں آئی۔ مشفق احمد (2026) نے پاکستانی تعلیمی اداروں میں دین اور جدید علم کے انضمام کی ناکامی پر لکھتے ہوئے واضح کیا ہے کہ نصاب میں حدیث کی گہرائی کی کمی سے نوجوان فکری طور پر غیر متوازن ہو رہے ہیں اور سنت کو صرف تاریخی روایت سمجھنے لگتے ہیں۔ اسلام آباد اور لاہور کی یونیورسٹیوں میں طلبہ کے سروے سے پتہ چلتا ہے کہ انہیں حدیث کی عملی مثالیں (جیسے سیرت النبی ﷺ کی

روزمرہ اطلاق) کم پڑھائی جاتی ہیں، جس سے حدیث فہمی کی کمی نسل نو کو سنت سے فکری اور عملی طور پر دور کر رہی ہے۔ یہ کمی نہ صرف عقائدی بلکہ اخلاقی اور سماجی تشکیل کو بھی متاثر کر رہی ہے۔

دینی و عصری تعلیم میں خلیج نوجوان نسل کی حدیث سے دوری کا ایک اور گہرا تعلیمی سبب ہے۔ مدارس دینیہ میں حدیث کی تعلیم تو موجود ہے مگر وہ عصری علوم (سائنس، ٹیکنالوجی، معاشرت) سے الگ تھلگ ہے، جبکہ عصری اداروں میں دینی علوم، خصوصاً حدیث، کو پس ماندہ یا غیر متعلق قرار دیا جاتا ہے۔ نتیجتاً نوجوان دونوں نظاموں کے درمیان الجھن کا شکار ہو جاتے ہیں اور حدیث کو جدید زندگی سے کٹا ہوا سمجھنے لگتے ہیں۔ حالیہ برسوں میں مدارس اور mainstream تعلیم کے انضمام کی کوششیں کی گئیں مگر یہ کوششیں سطحی رہیں اور حدیث کی عملی رہنمائی کو جدید مسائل (جیسے ڈیجیٹل اخلاقیات، ماحولیات) سے جوڑنے میں ناکام رہیں۔ احمد (2026) نے کراچی سے رپورٹ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ پاکستان کے تعلیمی اداروں میں دین اور جدید علم کو متحد کرنے کا کوئی قابل احترام ماڈل موجود نہیں، جس سے نوجوان حدیث کو صرف روایتی علوم کا حصہ سمجھتے ہیں نہ کہ زندگی کا جامع ضابطہ۔ لاہور اور کراچی کے شہری نوجوانوں میں یہ خلیج واضح ہے جہاں ایک طرف مدارس کے طلبہ عصری مہارتوں سے محروم ہیں اور دوسری طرف یونیورسٹی طلبہ حدیث کی تفہیم سے دور۔ یہ خلیج فکری انتشار پیدا کر رہی ہے جو حدیث سے دوری کو مزید گہرا کرتی ہے۔

گھر اور معاشرے میں سنتی ماحول کا فقدان حدیث سے دوری کا اہم معاشرتی سبب ہے۔ آج کے پاکستانی گھرانوں میں والدین کی مصروفیات، مادی دباؤ اور سوشل میڈیا کی وجہ سے وہ ماحول ختم ہو چکا ہے جہاں حدیث کی عملی تعلیم گھریلو زندگی کا حصہ ہوتی تھی۔ نبی ﷺ کی سنت (جیسے سادگی، وقت کی قدر، ہمسایہ کے حقوق، اخلاقی اقدار) کو اب گھر میں برتنا نہیں جاتا بلکہ صرف تقریروں تک محدود رہ گیا ہے۔ معاشرتی سطح پر بھی مساجد کی محفلیں خالی ہیں، روایتی مجالس حدیث کم ہو گئی ہیں اور نوجوان تفریحی مراکز، شاپنگ مالز اور آن لائن سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ حالیہ مشاہدات سے پتہ چلتا ہے کہ شہری خاندانوں میں والدین خود حدیث کی عملی پیروی سے غافل ہیں، جس کا اثر بچوں پر پڑتا ہے۔ جدید نوجوان، دین سے دوری اور شک کے رجحان پر لکھتے ہوئے عتیق الرحمن نے اشارہ کیا ہے کہ گھر کا ماحول اب وہ تربیتی فضا نہیں رکھتا جس میں دین برتا جاتا تھا، اور مدارس و یونیورسٹیوں کے درمیان فکری رابطہ ختم ہونے سے نوجوان دین کو روزمرہ سے کٹا ہوا محسوس کرتے ہیں۔ اسلام آباد کے متوسط طبقے کے گھروں میں 2025-2026 کے دوران یہ فقدان واضح ہے جہاں بچے حدیث کی بجائے کیریئر، فیشن اور ڈیجیٹل ٹرینڈز کی طرف زیادہ راغب ہیں۔ یہ معاشرتی خلا حدیث کو محض کتابی علم بنا کر رکھ دیتا ہے اور عملی زندگی سے الگ کر دیتا ہے۔

نفسیاتی اور عملی اسباب

نوجوان نسل کی حدیث سے دوری کے نفسیاتی اور عملی اسباب میں مادہ پرستی اور دنیاوی مصروفیات مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ جدید پاکستانی معاشرے میں مادیت (materialism) نے نوجوانوں کے ذہنوں پر غلبہ پالیا ہے، جہاں کامیابی کو صرف مالی دولت، برانڈڈ اشیاء، سوشل سٹیٹس اور دنیاوی لذتوں سے ماپا جانے لگا ہے۔ یہ رجحان نفسیاتی طور پر اندرونی غالی پن، اضطراب اور زندگی کی بے معنویت کا باعث بن رہا ہے، جس کے نتیجے میں حدیث کی سادگی، قناعت اور آخرت کی فکر جیسے اقدار نظر انداز ہو رہے ہیں۔ پاکستان اکنامک سروے 2024-2025 اور حالیہ مشاہدات سے پتہ چلتا ہے کہ نوجوان تعلیم چھوڑ کر جلد کمائی کی طرف راغب ہو رہے ہیں، جبکہ مہنگائی اور بے روزگاری کے دباؤ نے انہیں مسلسل دنیاوی مصروفیات میں جکڑ رکھا ہے۔ یاسین اور دیگر (2011) کے بعد کی تحقیقات بھی تصدیق کرتی ہیں کہ پاکستانی نوجوانوں میں مادیت بڑھ رہی ہے، جو میڈیا اور مغربی طرز زندگی کے زیر اثر ہے اور یہ حدیث کی عملی پیروی کو کمزور کر رہا ہے۔ اسلام آباد اور لاہور کے شہری نوجوانوں میں 2025-2026 کے دوران سوشل میڈیا پر لگژری لائف سٹائل کی نمائش اور فری لانسنگ کی دوڑ نے حدیث کی تعلیمات جیسے "قناعت" اور "حلال رزق" کو پس پشت ڈال دیا ہے، جس سے نفسیاتی طور پر نسل نو ذہنی سکون سے محروم ہو رہی ہے۔

رول ماڈلز کی تبدیلی حدیث سے دوری کا ایک اور گہرا نفسیاتی سبب ہے، جہاں روایتی اسلامی کردار (صحابہ کرام، علماء اور نبی ﷺ کی سیرت) کی جگہ سوشل میڈیا انفلوئنسرز، سیلبرٹیٹیز، کرکٹرز اور ڈیجیٹل سٹارز نے لے لی ہے۔ نوجوان اب انہیں اپنا آئیڈیل سمجھتے ہیں جو اکثر مادیت، ظاہری خوبصورتی اور فوری کامیابی کی علامت ہیں۔ یہ تبدیلی نفسیاتی طور پر شناخت کے بحران (identity crisis) کو جنم دے رہی ہے، جہاں نوجوان اپنی اسلامی شناخت سے الگ تھلگ محسوس کرتے ہیں۔ حالیہ سروے اور تجزیوں سے ظاہر ہے کہ سوشل میڈیا نے پاکستانی نوجوانوں کے رول ماڈلز کو تبدیل کر دیا ہے، جس سے دین کو "پرانا" یا "غیر پرکشش" سمجھا جانے لگا ہے۔ مراۃ العارفین انٹرنیشنل (2026) کے مطابق نوجوانوں میں شناختی بحران کی ایک بڑی وجہ ثقافتی تضاد اور مذہبی فہم کا عدم توازن ہے، جو رول ماڈلز کی تبدیلی سے مزید گہرا ہو رہا ہے۔ کراچی اور اسلام آباد کے

یونیورسٹی طلبہ میں 2025-2026 میں انفلوئنسرز کی پیروی نے حدیث کی عملی مثالیں (جیسے سادگی اور اخلاقی قیادت) کو غیر متعلق بنا دیا ہے، جس کا نتیجہ ذہنی الجھن اور حدیث سے عملی دوری کی صورت میں سامنے آ رہا ہے۔

دین کو مشکل سمجھنے کا رجحان نوجوان نسل کی حدیث سے دوری کا اہم نفسیاتی سبب ہے، جہاں دین اور حدیث کو روزمرہ زندگی سے کٹا ہوا، پیچیدہ یا "مشکل" قرار دیا جا رہا ہے۔ جدید تعلیم، سوشل میڈیا اور مصروفیات نے نوجوانوں کے ذہن میں یہ تاثر پیدا کر دیا ہے کہ حدیث کی پیروی وقت طلب، پرانے اصولوں پر مبنی اور جدید طرز زندگی کے مخالف ہے۔ گھریلو ماحول میں بھی دین کی عملی تربیت کم ہوئی ہے، جس سے نوجوان حدیث کو صرف کتابی علم سمجھتے ہیں نہ کہ آسان اور خوشگوار زندگی کا ضابطہ۔ عتیق الرحمن (2025) نے جدید نوجوان، دین سے دوری اور شک کے بڑھتے رجحان پر لکھتے ہوئے واضح کیا ہے کہ یونیورسٹیوں کا آزاد ماحول، سوشل میڈیا کی بحثیں اور گھریلو تربیت کا فقدان نوجوانوں کو دین کو مشکل اور غیر عملی سمجھنے پر مجبور کر رہا ہے۔ 2025-2026 کے دوران پاکستان کے شہری نوجوانوں میں یہ رجحان واضح ہے جہاں نماز، روزہ یا حدیث کی اخلاقیات کو "وقت ضائع" قرار دیا جاتا ہے، جبکہ دنیاوی مصروفیات کو آسان اور پرکشش سمجھا جاتا ہے۔ یہ نفسیاتی رجحان نہ صرف حدیث سے دوری بڑھا رہا ہے بلکہ نسل نو کو فکری اور روحانی طور پر کمزور بھی کر رہا ہے۔

حدیث سے دوری کے منفی اثرات

حدیث سے دوری کا سب سے گہرا اور تباہ کن منفی اثر اخلاقی انحطاط اور کردار کی کمزوری کی صورت میں سامنے آ رہا ہے۔ جب نوجوان نسل نبی ﷺ کی سنت سے دور ہو جاتی ہے تو سچائی، امانت، صبر، ہمدردی اور عفاف جیسے بنیادی اخلاقی اقدار کمزور پڑ جاتے ہیں۔ حدیث مبارکہ جو کردار سازی کا زندہ نمونہ ہے، اس کی عدم پیروی سے جھوٹ، دھوکہ، خود غرضی اور بے حیائی عام ہو رہی ہے۔ پاکستان میں حالیہ برسوں میں نوجوانوں میں فحش مواد کی لت، سوشل میڈیا پر جعلی نمائش اور اخلاق سے عاری کرداروں کو آئیڈیل بنانے کا رجحان بڑھا ہے، جو قرآن و سنت سے دوری کا براہ راست نتیجہ ہے۔ دائرہ پاکستان (2025) نے اپنے تجزیے میں واضح کیا ہے کہ نوجوان نسل ان کرداروں کو اپنا آئیڈیل بنا رہی ہے جو اخلاق سے عاری ہیں، اور میڈیا کی منفی یلغار نے اخلاقی اندھیرا پیدا کر دیا ہے۔ اسلام آباد، لاہور اور کراچی کے شہری نوجوانوں میں 2025-2026 کے دوران سوشل میڈیا کی لت اور ماڈرنیٹی نے کردار کو اتنا کمزور کر دیا ہے کہ چھوٹی چھوٹی امانتوں میں خیانت، والدین سے بے ادبی اور سماجی ذمہ داریوں سے فرار عام ہو گیا ہے۔ یہ اخلاقی زوال نہ صرف فردی بلکہ قومی سطح پر بھی معاشرے کو کمزور کر رہا ہے۔

عبادات میں بے روحی اور بے اعتمادی حدیث سے دوری کا ایک اور سنگین منفی اثر ہے۔ حدیث نبوی ﷺ عبادات کی روح، کیفیت اور اعتدال کی تعلیم دیتی ہے، مگر جب سنت سے دوری ہوتی ہے تو نماز، روزہ اور دیگر عبادات محض رسمی رسوم بن کر رہ جاتی ہیں۔ نوجوانوں میں نماز کی ادائیگی تو ہوتی ہے مگر دل کی حاضر داری، خشوع اور اخلاص کی کمی واضح ہے، جبکہ بعض میں افراط و تفریط کا رجحان بھی نظر آتا ہے۔ یہ بے روحی ذہنی سکون چھین لیتی ہے اور زندگی کو بے معنویت کا شکار بنا دیتی ہے۔ حالیہ معاشرتی مشاہدات سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستانی نوجوانوں میں رمضان اور دیگر عبادات کے مواقع پر بھی سوشل میڈیا اور دنیاوی مصروفیات غالب رہتی ہیں، جس سے عبادت کی برکت اور اثر کم ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کہ "نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے" آج نوجوانوں کے لیے محض الفاظ رہ گئی ہے کیونکہ سنت کی عدم پیروی نے عبادت کو بے جان بنا دیا ہے۔ یہ بے روحی طویل مدت میں عقائد کی کمزوری اور روحانی خلا پیدا کر رہی ہے جو نوجوان کو مزید گمراہی کی طرف دھکیلتی ہے۔

خاندانی و معاشرتی مسائل میں اضافہ حدیث سے دوری کا تیسرا اہم منفی اثر ہے جو معاشرے کی بنیادی اکائی یعنی خاندان کو متاثر کر رہا ہے۔ سنت نبوی ﷺ خاندانی رشتوں میں احترام، محبت، ذمہ داری اور سادگی سکھاتی ہے، مگر اس سے دوری نے طلاق کی شرح میں اضافہ، والدین سے بے ادبی، نسل کشی کے رجحانات اور معاشرتی انتشار کو بڑھا دیا ہے۔ پاکستان میں نوجوان نسل کی ماڈرنیٹی اور جدید طرز زندگی نے خاندانی ڈھانچے کو کمزور کر دیا ہے، جہاں والدین کی مصروفیات اور بچوں کی آزادی نے رشتوں کو سرد کر دیا ہے۔ حالیہ رپورٹس سے ظاہر ہے کہ معاشرتی مسائل جیسے آنر کلنگ، فورسڈ مریج اور خاندانی تنازعات میں اضافہ ہوا ہے، جو دینی اقدار سے دوری کا نتیجہ ہے۔ نئی اتح اسلام (2025) نے اسلامی معاشرے کی اخلاقی زوال کے اسباب پر لکھتے ہوئے واضح کیا ہے کہ فیملی کی کمزوری، میڈیا کا اثر اور مذہبی تعلیم کی کمی نے معاشرتی بگاڑ کو فروغ دیا ہے۔ اسلام آباد کے متوسط طبقے اور کراچی کے شہری علاقوں میں 2025-2026 کے دوران خاندانی جھگڑوں، والدین کی تنہائی اور نوجوانوں کی بغاوت میں اضافہ دیکھا گیا ہے، جو حدیث کی عملی تعلیمات (جیسے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک) کی عدم پیروی کا براہ راست نتیجہ ہے۔ یہ مسائل نہ صرف خاندان بلکہ پورے معاشرے کو عدم استحکام کا شکار بنا رہے ہیں۔

حدیث سے قربت کے اصولی تدارک

حدیث سے قربت کے اصولی تدارک میں سب سے اہم قدم حدیث کی آسان اور عصری انداز میں تعلیم ہے۔ روایتی طریقے سے حدیث کی تعلیم کو صرف عربی متن اور پیچیدہ اسناد تک محدود رکھنے کی بجائے اسے نوجوانوں کی زبان، ڈیجیٹل ٹولز، ویڈیوز، انٹرایکٹو ایپس اور روزمرہ زندگی کی مثالیں دے کر پیش کیا جائے۔ حدیث کی تعلیم کو سائنس، ٹیکنالوجی، معاشرت اور اخلاقی چیلنجز سے جوڑ کر پیش کرنے سے نوجوان اسے پرانا نہیں بلکہ زندہ اور متعلقہ سمجھیں گے۔ 2025 میں شائع ہونے والے ایک تحقیقی مقالے میں جدید تدریسی حکمت عملیوں کا جائزہ لیتے ہوئے واضح کیا گیا ہے کہ اصول حدیث کی تدریس میں روایتی اور عصری طریقوں کا امتزاج طلبہ کی دلچسپی بڑھاتا ہے اور انہیں حدیث کو عملی زندگی سے جوڑنے میں مدد دیتا ہے۔ پاکستان کے تعلیمی اداروں میں نصاب کی اصلاح کے تحت حدیث کی آسان تشریح، انگریزی / اردو تراجم اور کیس اسٹڈیز کا استعمال نوجوان نسل کو حدیث سے قریب کر سکتا ہے۔ اسلام آباد کی مسلم یوتھ یونیورسٹی اور دیگر اداروں میں ایسے تجربات سے پتہ چلتا ہے کہ جب حدیث کو سوشل میڈیا، ماحولیاتی مسائل یا ذہنی صحت سے مربوط کیا جاتا ہے تو نوجوان اسے اپنی زندگی کا حصہ سمجھنے لگتے ہیں۔ یہ طریقہ نہ صرف فکری دلچسپی پیدا کرتا ہے بلکہ حدیث کو محض کتابی علم سے نکال کر عملی رہنمائی کا ذریعہ بناتا ہے۔

مستند علماء اور محققین سے رہنمائی حدیث سے قربت کا دوسرا اہم اصولی تدارک ہے۔ آج کے دور میں جب سوشل میڈیا پر غیر مستند مواد اور جعلی احادیث کا سیلاب ہے تو نوجوانوں کو مستند علماء کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو جدید مسائل کا حدیث کی روشنی میں جواب دے سکیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری جیسے علماء نے سوشل میڈیا پر نوجوانوں کی رہنمائی کے لیے حدیث پر مبنی مواد فراہم کیا ہے، جو منفی اثرات سے بچاؤ اور مثبت استعمال کی طرف راغب کرتا ہے۔ مستند علماء کی رہنمائی میں حدیث کی عملی مثالیں (جیسے صحابہ کرام کی جوانی میں قربانی) کو جدید تناظر میں پیش کیا جائے تو نوجوان ذہنی سکون اور سمت پاتے ہیں۔ 2025-2026 میں پاکستان میں منہاج القرآن اور دیگر اداروں کے پروگراموں سے پتہ چلتا ہے کہ جب نوجوان مستند محققین سے براہ راست یا ڈیجیٹل طور پر رابطہ کرتے ہیں تو ان کے شکوک کم ہوتے ہیں اور حدیث پر اعتماد بڑھتا ہے۔ یہ رہنمائی صرف علمی نہیں بلکہ نفسیاتی اور اخلاقی سطح پر بھی نوجوان کو سنت کی طرف کھینچتی ہے، جس سے نسل نو کی فکری اور عملی تشکیل درست سمت میں ہوتی ہے۔

شکوک کا علمی اور حکیمانہ جواب حدیث سے قربت کا تیسرا کلیدی تدارک ہے۔ مستشرقین، سوشل میڈیا اور سیکولر تنقید سے پیدا ہونے والے شکوک کو جذباتی رد عمل کی بجائے علمی دلائل، تاریخی سیاق، اسناد کی تحقیق اور عقلی حکمت کے ساتھ جواب دینا ضروری ہے۔ نوجوانوں کو یہ سمجھانا چاہیے کہ حدیث قرآن کی شارح ہے اور اس کی حفاظت امت نے صدیوں سے کی ہے۔ حالیہ مطالعات سے ظاہر ہے کہ جب شکوک کا حکیمانہ جواب دیا جاتا ہے تو نوجوانوں میں حدیث پر اعتماد بحال ہوتا ہے۔ پاکستان میں 2026 کے قومی اسلامی اسکالرشپ مقابلوں اور نوجوانوں کے لیے سیرت پر مبنی تحقیقی تھیمز نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جدید چیلنجز کا حدیث کی روشنی میں جواب دیا جائے۔ مستند علماء جیسے مفتی رشید احمد خورشید نے جدید اسلامی اسکالرشپ میں تنازعات کا سامنا کرتے ہوئے نفسیات اور جدید زبانوں کا استعمال کر کے جوابات دیے ہیں، جو نوجوانوں کے لیے قابل فہم ہیں۔ یہ حکیمانہ انداز نہ صرف شکوک کا ازالہ کرتا ہے بلکہ حدیث کو ایک زندہ، منطقی اور ہم آہنگ نظام کے طور پر پیش کرتا ہے جو جدید دور کے نوجوان کو فکری استحکام بخشتا ہے۔

عملی تجاویز برائے اصلاح

حدیث سے قربت اور نوجوان نسل کی اصلاح کے لیے عملی تجاویز میں نوجوانوں کے لیے حدیثی مطالعاتی حلقے مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ حلقے مساجد، سکولوں، یونیورسٹیوں اور کمیونٹی سینٹر میں ہفتہ وار یا ماہانہ بنیاد پر منعقد کیے جاسکتے ہیں جہاں حدیث کی منتخب روایات کو آسان زبان میں، عملی مثالیں دے کر اور گروپ ڈسکشن کے ذریعے پیش کیا جائے۔ ان حلقوں کا مقصد صرف حفظ یا روایت نہیں بلکہ حدیث کو روزمرہ زندگی، اخلاقی چیلنجز اور ذہنی صحت سے جوڑنا ہے تاکہ نوجوان اسے زندہ اور متعلقہ محسوس کریں۔ منہاج یوتھ پاکستان (MYL) جیسے اداروں نے ماضی میں ایسے حلقوں اور نوجوانوں کی تربیتی پروگراموں کے ذریعے ہزاروں نوجوانوں کو عشق مصطفیٰ ﷺ سے جوڑا ہے، جو آج بھی ایک قابل تقلید ماڈل ہے۔ اسلام آباد، لاہور اور کراچی کی یونیورسٹیوں میں 2025-2026 کے دوران طلبہ کی خود ساختہ یا ادارہ جاتی حدیثی حلقوں نے مثبت نتائج دکھائے ہیں جہاں شرکانے اخلاقی بہتری اور ذہنی سکون کی رپورٹ کی۔ یہ حلقے اگر ڈیجیٹل ہابز یا ہبز میں بھی چلائے جائیں تو دور دراز علاقوں کے نوجوان بھی شامل ہو سکتے ہیں، جس سے حدیث کی تعلیم کو قومی سطح پر پھیلانے میں مدد ملے گی۔

ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر مختصر حدیثی مواد نوجوان نسل کی مصروفیت اور سوشل میڈیا کے غلبے کو دیکھتے ہوئے حدیث سے قربت کا ایک انتہائی موثر اور عملی ذریعہ ہے۔ یوٹیوب، ٹک ٹاک، انسٹاگرام اور واٹس ایپ چینلز پر 60 سے 90 سیکنڈ کی مختصر ویڈیوز، انفوگرافس، میمز اور آڈیو کلیپس کی شکل میں حدیث پیش کی جائے جو جدید مسائل (جیسے سوشل میڈیا کی لت، اخلاقی بحران، وقت کی قدر سے متعلق ہوں۔ اسلام 360 جیسے ایپس اور پاکستانی یوٹیوب چینلز نے 2025 میں ایسے مواد کے ذریعے نوجوانوں کی رسائی بڑھائی ہے، جبکہ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ یوٹیوب پر اسلامی مواد پاکستانی نوجوانوں کی مذہبی شناخت اور عقائد پر مثبت اثر ڈال رہا ہے جب تک یہ مستند اور آسان ہو۔ منہاج القرآن اور دیگر اداروں کے ڈیجیٹل پروگراموں میں شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری کے نوجوانوں کے لیے حدیث پر مبنی لیکچرز نے لاکھوں نوجوانوں تک رسائی حاصل کی۔ اگر ان مواد کو انٹرایکٹو بنایا جائے (کوئز، چیلنجز، لائیو سیشنز) تو نوجوان صرف دیکھنے والے نہیں بلکہ فعال شریک بن سکتے ہیں، جس سے حدیث روزمرہ کی عادت بن جائے گی۔

سیرت نبوی ﷺ کو رول ماڈل کے طور پر پیش کرنا حدیث سے قربت اور نوجوانوں کی اصلاح کا سب سے جامع اور عملی تدارک ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت کو صرف تاریخی واقعات کی بجائے آج کے نوجوان کے چیلنجز (جوئی کی آزمائش، قیادت، خدمت خلق، اخلاقی استقامت) سے جوڑ کر پیش کیا جائے۔ سوشل میڈیا پر مختصر ویڈیوز، اسکولوں میں سالانہ "سیرت النبی ﷺ" گھروں میں فیملی حلقے اور یوٹیوب سیریز کے ذریعے حضرت علیؓ، حضرت مصعبؓ اور حضرت اسامہؓ جیسی نوجوان صحابہ کی مثالیں پیش کی جائیں جو نبوی تربیت سے قیادت اور قربانی کا نمونہ بنے۔ حالیہ مباحث اور پروگراموں میں سیرت طیبہ ﷺ کو نوجوان نسل کی رہنمائی کے لیے پیش کرنے پر زور دیا گیا ہے کہ یہ صرف درس نہیں بلکہ تعمیر مستقبل کا منصوبہ ہے۔ 2025-2026 میں پاکستان میں سیرت پر مبنی نوجوانوں کے پروگراموں نے دیکھا گیا کہ جب سیرت کو رول ماڈل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے تو نوجوانوں میں مقصدیت، سادگی اور سماجی ذمہ داری کا احساس بڑھتا ہے۔ والدین، اساتذہ اور انفو نمنرز اگر خود سیرت پر عمل کریں تو نوجوان اسے پرکشش اور قابل تقلید سمجھیں گے۔

یہ تینوں عملی تجاویز اگر باہم مربوط ہو کر نافذ کی جائیں تو حدیث سے دوری کے اسباب کو کمزور کر کے نوجوان نسل کو سنت نبوی ﷺ سے قریب لاسکیں گی اور ایک اخلاقی، فکری اور عملی طور پر متوازن معاشرے کی بنیاد رکھیں گی۔

داروں اور والدین کی ذمہ داریاں

تعلیمی اداروں کا کردار حدیث سے نوجوان نسل کی قربت بحال کرنے میں انتہائی اہم اور بنیادی ہے۔ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کو نصاب میں حدیث کی آسان، عصری اور عملی تشریح کو لازمی مضمون بنانا چاہیے تاکہ طلبہ اسے محض روایتی علم نہ سمجھیں بلکہ زندگی کے اخلاقی، سماجی اور ذہنی چیلنجز کا حل سمجھیں۔ نصاب کی اصلاح میں حدیث کو سائنس، ٹیکنالوجی، معاشرت اور ذہنی صحت سے جوڑ کر پیش کیا جائے، جیسے سوشل میڈیا کی لت، وقت کی قدر اور اخلاقی فیصلہ سازی پر حدیثی مثالیں۔ 2026 کے نیشنل کرریکولم سٹ میں نصاب کو قومی اقدار اور عالمی بہترین طریقوں سے ہم آہنگ کرنے پر زور دیا گیا، مگر حدیث فہمی کو گہرائی کے ساتھ مربوط کرنے کی ضرورت اب بھی موجود ہے۔ احمد (2026) نے کراچی سے رپورٹ کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ پاکستانی تعلیمی اداروں میں دین اور جدید علم کے انضمام کی کمی نوجوانوں کو غیر متوازن بنا رہی ہے۔ الاذان ایجوکیشنل کمپلیکس جیسے اداروں نے 2026 میں حفظ قرآن کے ساتھ عصری تعلیم اور سیرت سازی پر توجہ دے کر مثالی نمونہ پیش کیا ہے۔ اگر تعلیمی ادارے حدیثی مطالعاتی حلقے، ورکشاپس اور عملی پروجیکٹس (جیسے کمیونٹی سروس میں سنت کی اطلاق) شروع کریں تو نوجوان حدیث کو زندہ محسوس کریں گے اور فکری دوری کم ہوگی۔

مساجد اور دینی مراکز کی ذمہ داری نوجوان نسل کو حدیث سے قریب لانے میں مرکزی ہے۔ مساجد کو صرف نماز کی جگہ نہ سمجھا جائے بلکہ ہفتہ وار حدیثی درس، نوجوانوں کے لیے خصوصی روحانی و اصلاحی پروگرام اور ڈیجیٹل طور پر لائیو سیشنز کا مرکز بنایا جائے۔ ائمہ کرام کو جدید مسائل (جیسے سوشل میڈیا، ماڈرنیت اور خاندانی بحران) پر حدیث کی روشنی میں حکیمانہ خطبات دینے چاہئیں۔ حالیہ مشاہدات سے پتہ چلتا ہے کہ مساجد میں نوجوانوں کے روحانی پروگراموں نے کردار سازی اور اخلاقی تربیت میں مثبت کردار ادا کیا ہے۔ منہاج القرآن جیسے مراکز نے مساجد اور اسلامک سینٹرز کو حلقہ درود و فکر اور نوجوانوں کی تربیت کے لیے فعال بنایا ہے۔ 2025-2026 میں مساجد کو جزوقتی درگاہوں میں تبدیل کرنے کی تجاویز سامنے آئیں تاکہ بچے اور نوجوان دینی تعلیم سے محروم نہ رہیں۔ اگر دینی مراکز حدیث کی عملی مثالیں (صحابہ کی جوئی میں قربانی) کو نوجوانوں کے رول ماڈل کے طور پر پیش کریں اور انٹرایکٹو سیشنز رکھیں تو نسل نو کی عملی دوری کم ہوگی اور مساجد دوبارہ تربیتی مراکز بن جائیں گی۔

والدین کی تربیتی ذمہ داری سب سے بنیادی اور ناگزیر ہے کیونکہ گھر ہی پہلا مدرسہ ہے جہاں حدیث کی عملی تعلیم دی جاتی ہے۔ والدین کو اپنی اولاد کو بچپن سے حدیث کی منتخب روایات سکھانی چاہئیں، اخلاقی اقدار (سچائی، امانت، صبر) پر عمل کرواتے ہوئے خود بھی نمونہ بنیں۔ شریعت کے مطابق والدین پر اولاد کی دینی تعلیم و تربیت فرض ہے، جیسا کہ

قرآن میں ارشاد ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ حالیہ تجزیوں سے پتہ چلتا ہے کہ والدین کی مصروفیات اور دینی تربیت سے غفلت نے اولاد میں بگاڑ پیدا کیا ہے۔ نویں وقت (2025) نے واضح کیا ہے کہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اولاد کو اچھے ادب سکھائیں اور دینی ماحول فراہم کریں۔ دعوتِ اسلامی جیسے اداروں نے والدین کو مشورہ دیا ہے کہ بچوں کو دارالمدینہ جیسے اداروں میں بھیجیں جہاں دینی و دنیاوی تعلیم کے ساتھ اخلاقی تربیت ہوتی ہے۔ اگر والدین گھر میں حدیثی حلقے، سیرت کی کہانیاں اور عملی اطلاق (جیسے ہمسایہ کے حقوق) کو معمول بنائیں تو نوجوان حدیث کو کتابی علم نہ سمجھ کر زندگی کا ضابطہ سمجھیں گے۔ یہ تینوں ادارے (تعلیمی ادارے، مساجد اور والدین) اگر ہم آہنگی سے کام کریں تو حدیث سے دوری کے اسباب کم ہو سکتے ہیں اور نوجوان نسل ایک متوازن، اخلاقی اور مقصد پرست معاشرے کی تعمیر میں کردار ادا کر سکے گی۔

خلاصہ

نوجوان نسل اور حدیث سے دوری ایک پیچیدہ فکری، عملی، تعلیمی اور نفسیاتی بحران ہے جو پاکستان سمیت پوری امت مسلمہ کو درپیش ہے۔ اس تحقیق سے واضح ہوا کہ حدیث نبوی ﷺ اسلامی زندگی کا دوسرا بنیادی منبع ہے جو قرآن مجید کی تفصیل، تشریح اور عملی نمونہ فراہم کرتی ہے۔ نوجوان نسل کی فکری تشکیل، اخلاقی تربیت اور روزمرہ زندگی کی رہنمائی میں سنت کا کردار ناقابل انکار ہے۔ مگر جدید دور میں مغربی فکر، سیکولر نظریات، سوشل میڈیا پر شکوک کا سیلاب، نصابِ تعلیم میں حدیث فہمی کی کمی، دینی و عصری تعلیم کے درمیان خلیج، گھریلو ماحول میں سنتی فضا کا فقدان، مادہ پرستی، رول ماڈلز کی تبدیلی اور دین کو مشکل سمجھنے کا رجحان جیسے اسباب نے نوجوانوں کو حدیث سے دور کر دیا ہے۔ اس دوری کے نتیجے میں اخلاقی انحطاط، کردار کی کمزوری، عبادات میں بے روجی، خاندانی انتشار اور معاشرتی مسائل میں اضافہ ہوا ہے۔ تحقیق کے نتائج بتاتے ہیں کہ اگر نوجوان نسل سنت نبوی ﷺ سے دور رہی تو نہ صرف ان کی ذاتی اصلاح متاثر ہوگی بلکہ قومی اور امتی سطح پر بھی فکری اور اخلاقی زوال ناگزیر ہو جائے گا۔

نتائج

اس بحران کے تدارک کے لیے اصولی اور عملی اقدامات ناگزیر ہیں۔ حدیث کی آسان اور عصری انداز میں تعلیم، مستند علماء کی رہنمائی، شکوک کا علمی و حکیمانہ جواب، نوجوانوں کے لیے حدیثی مطالعاتی حلقے، ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر مختصر اور متعلقہ حدیثی مواد، اور سیرت نبوی ﷺ کو رول ماڈل کے طور پر پیش کرنا جیسے اقدامات فوری طور پر نافذ کیے جانے چاہئیں۔ تعلیمی اداروں کو نصاب میں حدیث فہمی کو گہرائی کے ساتھ شامل کرنا چاہیے، مساجد اور دینی مراکز کو نوجوانوں کے لیے فعال تربیتی مراکز بنانا چاہیے، اور والدین کو گھریلو ماحول میں حدیث کی عملی تعلیم اور نمونہ پیش کرنے کی ذمہ داری نبھانی چاہیے۔ یہ تمام فریق اگر ہم آہنگی سے کام کریں تو نسل نو کو حدیث سے قریب لا کر ایک متوازن، اخلاقی اور مقصد پرست معاشرے کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔

سفارشات

تجویز کی جاتی ہے کہ حکومت، تعلیمی پالیسی ساز، علماء، والدین اور نوجوان خود اس ذمہ داری کو محسوس کریں۔ نصاب کی فوری اصلاح، ڈیجیٹل مواد کی مستند نگرانی، مساجد میں نوجوانوں کے پروگراموں کا آغاز، گھریلو تربیت کو مضبوط بنانا اور سیرت النبی ﷺ کو رول ماڈل بنانے کی مہم چلانا ضروری ہے۔ اگر یہ اقدامات بروقت اٹھائے گئے تو نوجوان نسل نہ صرف حدیث سے قربت حاصل کرے گی بلکہ پاکستان اور امت مسلمہ کے روشن مستقبل کی ضمانت بھی بن سکے گی۔ حدیث سے دوری کا یہ بحران ایک چیلنج ہے مگر اسے موقع میں تبدیل کرنے کا عزم اور عملی اقدام ہی اصل حل ہے۔ اللہ تعالیٰ امت کو سنت نبوی ﷺ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

References

- Amanullah, N. (2026). A critical analysis of Orientalist criticisms on the text of Hadith. *Tanazur Journal*. <https://tanazur.com.pk/index.php/tanazur/article/view/841>
- Bano, S. A. (2025). The digitalization of Islam on YouTube and Pakistani youth: Religious identity, belief, and tolerance in a digital age. *Journal of Humanities and Social Sciences*. <https://jhss-uok.com/index.php/JHSS/article/view/331>
- Daily Pakistan. (2025). اولاد بگڑنے کے اسباب. <https://news.dawateislami.net/category/oulad-bigarne-ke-asbab>
- Jan, T. (2024). *Secularism: Debates and misconceptions* (4th ed.). Manshurat.
- Minhaj-ul-Quran International. (2025). AL HIDAYAH 2025: A transformative spiritual retreat. <https://www.minhaj.org/english/tid/60681/>

- Minhaj-ul-Quran International. (2025). منہاج القرآن سے وابستگی کیوں ضروری؟ <https://www.minhaj.info/dukhtran-e-islam/February-2025/minhaj-ul-quran-se-wabastagi-kiyun-zaruri-he>
- Mirratal Arifeen International. (2026). پاکستانی نوجوان اور شناختی بحران. <https://www.mirrat.com/article/14/1747>
- Mudassir Rahman, & Yasmeen, S. (2025). Teaching strategy of Usul Hadith and modern teaching methods of teaching Usul Hadith in educational institutions. *Al-Hayat Research Journal*, 2(3). <https://hrj.com.pk/index.php/hrj/article/view/49>
- Nawaz, Z. (2025). Youth and ethical crises in the age of the internet. *Journal of Islamic Research and Studies*. <https://jirs.uoh.edu.pk/index.php/JIRS/article/view/621>
- Pakistan Ministry of Religious Affairs. (2026). National Islamic scholarship competition focused on youth. *Arab News*. <https://www.arabnews.com/node/2630891/pakistan>
- Rahman, A. (2025). جدید نوجوان، دین سے دوری اور شک کا بڑھتا ہوا رجحان. *Chitral Times*. <https://www.facebook.com/chitraltimes/posts/...>
- Rasheed, A. (2024). Moral challenges of modern lifestyle for youth and their solutions in the light of Islamic teachings. *Pakistan Journal of Islamic Research*.
- Tabassum, R. (2024). Analysis of contemporary Islamic school system in the light of Quran and Sunnah. *Global Educational Studies Review*. <https://www.gesjournal.com/article/analysis-of-contemporary-islamic-school-system-in-the-light-of-quran-and-sunnah>
- Yasin, et al. (2011). [As cited in Perveen, Mehmood, & Yasin studies on materialism in Pakistani youth]. In *Materialism and life satisfaction in Muslim youth*. PJPR.
- Rafi, M. M. W. (2022, July 20). نوجوان نسل کی تربیت اسلام کی روشنی میں. *Dunya News*. <https://urdu.dunyanews.tv/index.php/ur/Pakistan/660484>
- Al-Baghdadi, S. A. (2023, November). دختران اسلام. نوجوان کی اسلامی معاشرے میں اہمیت. Minhaj-ul-Quran International. <https://www.minhaj.info/dukhtran-e-islam/November-2023/نوجوان-کی-اسلامی-معاشرے-میں-اہمیت>
- Naumani, N. A. (2024, November). دختران اسلام. قرآن کی نظر میں حدیث اور سنت کی فضیلت. Minhaj-ul-Quran International. <https://www.minhaj.info/dukhtran-e-islam/November-2024/قرآن-کی-نظر-میں-حدیث-اور-سنت-کی-فضیلت>
- Qureshi, M. A. (2025, January 15). جدید دور میں نوجوانوں کے لیے اسلامی رہنمائی. *Asian Mail Urdu*. <https://urdu.asianmail.in/2025/01/15/62155>
- Minhaj-ul-Quran International. (2025, February). سوشل میڈیا اور نوجوانوں کی رہنمائی میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا نقطہ نظر. *Minhaj Magazine*. <https://minhaj.info/minhaj-ul-quran-mags/February-2025/سوشل-میڈیا-اور-نوجوانوں-کی-رہنمائی-میں-شیخ-الاسلام-ڈاکٹر-محمد-طاہرالقادری-کا-نقطہ-نظر>
- Nawaiwaqt. (2025, April 18). اولاد کی تربیت اور والدین کی ذمہ داریاں. <https://www.nawaiwaqt.com.pk/18-Apr-2025/1887147>
- Fatma, K. (2025, April 28). Moral and ethical factors behind the decay of Islamic society (Part 1). *New Age Islam*. <https://www.newageislam.com/islam-spiritualism/kaniz-fatma-new-age-islam/moral-ethical-factors-behind-decay-islamic-society-part-1/d/135339>
- Naat Academy. (2025, August 7). سیرت طیبہ ﷺ اور نوجوان نسل کی رہنمائی [Facebook post]. <https://www.facebook.com/NaatAcademyIN/posts/1265771438345101>
- Daily Pakistan. (2025, October 4). اخلاقی اقدار کی اہمیت. <https://dailypakistan.com.pk/04-Oct-2025/1877254>

Ahmad, M. (2026, January 24). Pakistan educational institutions fail to unite faith, modern knowledge. *Muslim Network TV*. <https://www.muslimnetwork.tv/pakistan-educational-institutions-fail-to-unite-faith-modern-knowledge/>

SCRR